''نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم''

قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین اور علامہ شبلی کی کتاب سیرۃ النبی کے حوالے سے تحقیقی وتقابلی مطالعہ

حافظ محمد یسٰین بٹ☆

ABSTRACT

Rehmat-ul-Alamin is Comprehensive and authentic book of Seerat in Urdu Literature. This book consists of three volumes published in 1912, 1921 and 1933. The writer expands his 30 years of his life for this purpose so the book has individual qualities as comprehension perfect and literary. Facts and figures of life of the Holy Prophet are collected from different authentic Islamic books. The writer specially preferred to the Holy Quran and various Hadith books. He also consulted authentic books of Seerah and History of "Mutaqademin". Some consulted books are as under:

برصغیر پاک وہند کی تاریخ اسلامی تہذیب وتمدن اور اپنی علمی و مذہبی اور تحقیقی سرگرمیوں کے حوالے سے بہت درخشاں اور تابناک ہے۔ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں ریاضی، سائنس، جغرافیہ، طب، تاریخ، حیاتیات، فلسفہ، منطق اور دیگر جدید علوم وفنون جب ارتقائی منازل طے کررہے تھے عین اُسی عہد میں علوم القران، علوم الحدیث، فقہ، اسلامی تاریخ، اسلامی معاشرت سیرت طیبہ کا مطالعہ والہانہ عقیدت جذبے سے ہو رہا تھا۔ مسلم سکالرز اور محققین عیسائیوں اور مستشرقین کے اُن اعتراضات و الزامات کے جوابات تحریر کرنے میں مستعد اور مصروف تھے اُن اعتراضات کے مدلل جوابات تحریری طور پر دیئے گئے جو کہ دشمن اسلام بانی اسلام کے بارے میں تحریر کرتے تھے تحریر اس وقت مسلمان سیرت نگاروں نے جذبہ حُبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر علمی اور تحقیقی اسلوب کو اپناتے ہوئے سیرت نگاری کی۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر اسلامک سٹڈیز یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا راولپنڈی

اس عہد میں نہ صرف مسلمان سیرت نگاروں نے رسول کریم علیہ السلام کی ذات مبارک کو اپنی تحریروں میں گلہائے عقیدت کا نذرانہ پیش کیا بلکہ غیر مسلم سیرت نگاروں نے بھی اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حتی کہ غیر مسلم سیرت نگاروں کی اُن تحریروں کے مطالعہ سے اُن سیرت نگاروں کے مسلمان ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ یہ تمہیدی الفاظ تھے جو ابتداء کے طور پر لکھے گئے ہیں۔

اُس دور میں لکھی گئی اُردو زبان کی کُتب سیرت کی طویل فہرست میں چند معروف کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱)	اصح السیر	عبدالرؤف داناپوری
۲)	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب	مولانا اشرف علی تھانوی
۳)	الخطبات الاحمدیہ	سرسید احمد خان
۴)	رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری
۵)	سیرۃ النبیؐ	علامہ شبلی نعمانی

تحقیقی و تقابلی مطالعہ کے لئے محولہ بالا کُتب سیرت میں سے دو کتابوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جن میں ایک قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین ہے اور دوسری علامہ شبلی نعمانی کی سیرۃ النبیؐ۔ دونوں کتابیں خاص اسلوب اور منفرد علمی و تحقیقی مقام کی حامل ہیں۔ رحمۃ للعالمین کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ یہ کتاب اُمہات کتب کی ترجمان اور نمائندہ ہے جب کہ سیرۃ النبیؐ میں جدیدیت کا پہلو نمایاں ہے۔ اور اصول روایت کے پہلو بہ پہلو اصول درایت کے پہلو کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اولاً کتاب رحمۃ للعالمین کے حوالے سے نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ کا تحقیقی مطالعہ تحریر کیا گیا ہے۔ ثانیاً کتاب سیرۃ النبیؐ کا تحقیقی مطالعہ پیش کر کے دونوں کتابوں کا تقابل بھی کیا گیا ہے۔ بعدازاں نتیجہ بحث لکھا گیا ہے۔ اور آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست دی گئی ہے۔

نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی محمد سلیمان نے نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہوئے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں حدیث اور سیرت کی حسب ذیل بنیادی کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔

	نام مصنف	نام کتاب
۱۔	ابن عبدالبر	کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب
۲۔	امام بخاری	التاریخ الکبیر

۳۔	ابن سعد	الطبقات
۴۔	ابن اثیر	تاریخ الکامل
۵۔	امام سہیلی	روض الانف
۶۔	البغدادی	ابی الفوز محمد امین، سبائک الذہب فی معرفتہ قبائل
۷۔	ابن ہشام	سیرت ابن ہشام
۸۔	ابن جریر طبری	تاریخ الامم والملوک
۹۔	امام بخاری	صحیح بخاری

راقم کی تحقیق کے مطابق محولہ بالا کتب میں نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسب ذیل ملا ہے۔

''محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النفر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان''

مصنف کتاب رحمۃ للعالمین حسب ذیل الفاظ بھی لکھتے ہیں۔(۱)

مصنف کتاب رحمۃ للعالمین ایک بحث معد بن عدنان سے اوپر محدثین نے جو لکھا ہے اس بحث کو بھی لاتے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ محدثین اس حصہ کا اندراج اس تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں نہیں کرتے کیونکہ ان اصول کے مطابق جو صحیح روایات کے متعلق انہوں نے اختیار فرمائے ہیں، اس حصہ کا روایت کرنا دشوار ہے۔

ابن الاثیر کی کتاب الکامل میں شجرہ نسب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے الفاظ میں معد بن عدنان سے اوپر نسب دان اختلاف بیان کرتے ہیں۔

مصنف کتاب رحمۃ للعالمین نے نسب نامہ کے بارے میں ایک بحث تورات کے حوالے سے بھی کی ہے۔ نسب نامہ کا یہ حصہ سوم ہے جو اسمٰعیل علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور ابوالبشر آدم علیہ السلام تک ختم ہوتا ہے۔ ہر ایک نام کے سامنے سنین وعمر درج ہیں اور توراۃ سے اخذ واستفادہ ہیں۔ راقم نے پُرانا عہد نامہ (پیدائش) سے صحیح حوالوں کے ساتھ لکھا ہے کتاب رحمۃ للعالمین کی بعض اغلاط کی نشان دہی کر کے ان اغلاط کو دُور کر دیا ہے۔

کتاب رحمۃ للعالمین جس کا تحقیقی مطالعہ نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا گیا ہے ایک اہم خصوصیت یہ بھی ملتی ہے کہ مصنف نے چند انبیاء علیہم السلام کی عمروں کو پُرانا عہد نامہ کے حوالہ سے بھی

لکھا ہے اور مفروضہ قائم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت شیث نے حضرت نوح کو دیکھا ہے اور حضرت ابراھیم کی عمر حضرت نوح کی آنکھوں کے سامنے ۸۸ سال کی ہوگئی ہو اور حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی میں حضرت اسماعیل کی عمر ۲ سال کی ہو۔ حساب کرو کہ کہ حضرت نوح طوفان کے بعد ساڑھے تین سو برس تک زندہ رہے۔ (۹/۲۸ پیدائش اور طوفان سے ابراھیم کی پیدائش کا زمانہ ۲۶۲+۸۶=۳۴۸ برس کا ہے۔ اور حضرت اسماعیل اپنے باپ کی ۸۶ سال کی عمر میں پیدا ہوئے تھے۔ (۳)

مصنف نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ جب میں نے کتاب تاریخ ابوالفدا ء دیکھی تو جو شک تھا وہ دور ہو گیا دوسری کتاب امام ابومحمد علی ابن احمد بن حزم الظاہری (متوفی ۴۵۶ھ) کی کتاب فصل کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ مصنف وثوق اور یقین کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حصہ سوم (بحث سوم) کے نام تو صحیح ہیں البتہ دیگر معلومات بعض جگہ مشکوک ہیں۔ (۴) دوسری کتاب علامہ شبلی نعمانی کی سیرۃ النبیؐ ہے جس کا تحقیقی مطالعہ ہمارے پیش نظر ہے۔ علامہ شبلی نعمانی کی نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر میں مندرجہ ذیل کتابوں کے حوالے موجود ہیں۔

مصادر

امام بخاری	صحیح بخاری
البخاری	التاریخ الکبیر
ابن الاثیر	الکامل فی التاریخ
طبری	تاریخ الامم والملوک
السہیلی	الروض الانف

علامہ شبلی نے عدنان بن ادو کے اوپر نسب میں درج ذیل نام بھی لکھے ہیں۔

۱۔ ابن المقوم بن ناحور بن تارح

۲۔ ابن یعرب: بن یشجب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراھیم بن آزر تورات میں (تارح بن ناحور) بن عور بن فلاح ابن عابر (۵)

علامہ شبلی تاریخی حوالوں اور شہادتوں سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ عدنان سے حضرت اسماعیل تک ۴۰ پشتوں کا فاصلہ ہے۔ راقم نے اُن حوالوں کو تلاش کر کے لکھ دیا ہے۔ علامہ شبلی کی سیرہ النبی میں ایک محققانہ بحث متشرق مارگولس کے معاندانہ اور مخالفانہ رویہ سے متعلق ہے۔ جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان

کے بارے میں اپنی تحریروں میں اختیار کیا تھا۔

علامہ شبلی نے ایک مستشرق مارگولیتھ کے اُن اعتراضات کے جوابات مدلل انداز میں قرآن سے استدلال کرتے ہوئے پیش کیئے ہیں جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان پر کیئے گئے تھے علامہ شبلی نے یہ بھی نشان دہی کی ہے کہ مارگولیتھ نے یہ دلائل نولدیکی سے نقل کئے ہیں۔ یہ خاص اسلوب علامہ شبلی کی سیرۃ النبی کا ہے۔ جس میں علامہ شبلی نے مستشرقین کی ۳۷ اُن کتابوں کی فہرست، مصنفین کے ناموں اور سن اشاعت کے ساتھ فراہم کی ہے اور ان کتابوں سے رسول کریمؐ کی ذات اقدس کے بارے میں معاندانہ اور مخالفانہ تحریروں کو تلاش کر کے علمی اور تحقیقی انداز میں جوابات دیئے ہیں۔ ان یورپین تصنیفات کے بارے میں علامہ شبلی نے لکھا ہے کہ یہ تصنیفات ہمارے زیر مطالعہ رہی ہیں اور ہم اُن سے متمتع بھی ہو چکے ہیں۔

شجرہ نسب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب رحمۃ اللعالمین کے حوالے سے:

بحث اوّل:

قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے کتاب رحمۃ اللعالمین جس محققانہ انداز میں لکھی ہے اگر رحمۃ اللعالمین کی جلد دوم پر نظر ڈالیں تو ایک اہم تحریر النسب (شجرہ طیبۃ) کے نام سے باب اوّل کے آغاز میں ملے گی۔ مصنف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب کو تین حصوں میں پیش کیا ہے۔

شجرہ نسب کی اس تحریر کے لکھتے ہوئے مصنف نے جن کتب کے حوالے دیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مصادر

۱۔ ابن عبدالبر: کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب
۲۔ امام بخاری: التاریخ الکبیر
۳۔ ابن سعد: الطبقات الکبریٰ
۴۔ ابن اثیر: تاریخ الکامل
۵۔ امام سہیلی: روض الانف
۶۔ البغدادی، ابی الفوز محمد امین: سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب
۷۔ ابن ہشام: (سیرۃ النبیؐ) سیرت ابن ہشام
۸۔ ابن جریر طبری: تاریخ الامم والملوک
۹۔ امام بخاری: صحیح بخاری

نسب نامہ محمد (٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اول (نبی کریمؐ سے عدنان تک)

''محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان'' (٧)

مصنف رحمۃ اللعالمین نے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں۔

ھذا مالم یختلف فیه احدٌ من الناس(٨)

اس شجرے نسب میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں

راقم کو الاستعیاب میں درج ذیل الفاظ ملے ہیں۔

لم یختلف اھل العلم بالانساب والاخبار وسائر العلماء بالامصار.(٩)

شجرہ طیبہ کے نام محمد بن عبداللہ سے لے کر معد بن عدنان بن اُدو تک وہی رہیں جو الاستیعاب میں ملے ہیں اور امام بخاری کی التاریخ الکبیر (١٠) میں بھی وہی ملے ہیں۔

ابن الاثیر کی کتاب الکامل فی التاریخ میں شجرہ نسب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مندرجہ ذیل الفاظ ملے ہیں۔

لا یختلف النسابون فیه الی معد بن عدنان ویختلفون فیمابعد ذلک اختلافا عظیماً. ویختلفون ایضاً فی الاسماء اشدّ من اختلافھم فی العدد(١١)

ابن جریر کی تاریخ الامم والملوک میں الفاظ درج ذیل ہیں۔

لا یختلف النسابون فیه الی معد بن عدنان(١٢)

اہم نکات:

١۔ محولہ بالا بحث اول نسب نامہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات صحیح روایات کی روشنی میں ثابت ہوتی ہے کہ نسب دان معد بن عدنان تک کوئی اختلاف نہیں کرتے۔

٢۔ دوسری اہم بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ مصنف نے بنیادی مآخذ سے دلائل دیے ہیں۔ اور کوئی بھی ثانوی مآخذ استعمال نہیں کیا گیا۔ صحیح روایات کو ہی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ مصنف نے کتاب رحمۃ للعالمین کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ میں نے صحیح روایات کو ہی درج کیا ہے۔

نسب نامہ حصہ دوم میں مصنف رحمۃ اللعالمین معد بن عدنان سے اوپر محدثین نے جو لکھا ہے اس

بحث کولائے ہیں۔مصنف کہتے ہیں کہ اس بحث میں جو تحریر ہم کریں گے محدثین اس حصہ کا اندراج اس تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں نہیں کرتے کیونکہ ان اصول کے مطابق جو صحیح روایات کے متعلق انہوں نے اختیار فرمائے ہیں اس حصہ کا روایت کرنا دشوار ہے۔

محدثین سلسلہ کے خاص خاص مشاہیر کے آٹھ نو نام لے کر اس طرح بیان کرتے ہین کہ نسب گرامی حضرت اسماعیل علیہ السلام تک منتہی ہو جاتا ہے۔یہ طریق کے سلسلہ نسب میں خاص خاص مشاہیر کا نام لے کر اختصار سے کام لیا جائے جو بنی اسرائیل میں مروج تھا۔(۱۳)

بنی اسرائیل میں اپنے مشاہیر کے نام کو اختصار کے ساتھ لکھنے کا جو رواج تھا قاضی صاحب انجیل متی کے حوالے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب نامہ کا ذکر یہاں کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''یسوع مسیح ابن داؤد بن ابراہام کا نسب نامہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ متی نے مسیح اور داؤد کے درمیان ۲۶ پشتیں اور داؤد وابراہیم میں ۱۲ پشتیں دانستہ اختصار کے لیے چھوڑ دی ہیں''(۱۴)

مصنف اعتراف کرتے ہیں کہ کذب النسابون مافوق العدنان کا قطعی صحت تک پہنچ جانا مجھ پر مخفی رہا اور اکثر علماء حدیث وتاریخ نے اس حصہ کو بیان کیا ہے لہذا یہی وجہ تھی کہ میں نے حصہ دوم کو شامل کتاب کرنے کی جرات کی۔(۱۵)

مصنف نے کتاب متی کا حوالہ دیا ہے راقم ذیل میں نسب نامہ یسوع مسیح بن داؤد بن ابراہام تحریر کر رہا ہے جو کہ کتاب متی سے لیا گیا ہے۔

ابراہام سے اضحاق پیدا ہوا اور اضحاق سے یعقوب اور یعقوب سے یہوداہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے۔اور فارص سے حصرون اور حصرون سے رام پیدا ہوا اور رام سے عمینڈاب اور نحسون اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا۔اور سلمون سے بوعز راحب سے پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید روت سے پیدا ہوا اور عوبید سے لیسی پیدا ہوا اور لیسی سے داؤد بادشاہ اور داؤد سے سلیمان (۱۶)

مصنف رحمۃ اللعالمین نے معد بن عدنان سے اوپر نسب نامہ کے حوالے سے بھی بحث کی ہے۔ اس سلسلہ نسب کے چند مختصر اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

لا يختلف الناسبون فيه الى معد بن عدنان، ويختلفون فيما بعد ذلک اختلافاً عظيماً ويختلفون ايضاً فى الاسماء أشدّ من اختلافهم فى العدد(۱۷)

امام سہیلی کی روض الانف میں الفاظ درج ذیل ملے ہیں۔

فالذی صح عن رسول الله انه انتسب الی عدنان لم یتجاوزہ، بل قد روی من طریق ابن عباس، انه لما بلغ عدنان قال: کذب النسابون مرّتین اور ثلاثا.(۱۸)

وروی عن عمرؓ عنه قال انما انتسب الی عدنان وما فوق ذلک لا ندری ماھو(۱۹)

البلاذری کی انساب الاشراف میں الفاظ درج ذیل ہیں۔

وحدثنی عباس بن ھشام عن ابیه، عن جده عن ابی صالح عن ابن عباس قال کان رسول الله اذا بلغ فی النسب الی أدو قال کذب النسابون، کذب النسابون.(۲۰)

تورات کے حوالے سے:

مصنف رحمۃ اللعالمین نے نسب نامہ کے بارے میں ایک بحث تورات کے حوالے سے بھی کی ہے۔ بقول مصنف تورات موجودہ سے حاصل کی گئی ہے۔ نسب نامہ کا یہ حصہ سوم ہے۔ جو اسمٰعیل علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور ابوالبشر آدم علیہ السلام تک منتہیٰ ہوتا ہے۔ ہر ایک نام کے سامنے سنین عمر درج ہیں اور یہ بھی توراۃ سے اخذ کردہ ہیں۔ جو غالباً صحیح ہیں۔

راقم نے پرانا عہد نامہ (پیدائش) سے حاصل کردہ معلومات سے کتاب رحمۃ اللعالمین کی بعض اغلاط کی نشان دہی کر کے صحیح معلومات حوالے کے ساتھ تحریر کر دی ہیں آئندہ سطور میں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ آدم ۱۳۰ برس کا تھا جب اس کے شیث پیدا ہوا۔(۲۱)

۲۔ شیث ۱۵۰ برس کا تھا کہ اس سے انوس پیدا ہوا۔(۲۲)

۳۔ انوس ۹۰ برس کا تھا کہ اس سے قینان پیدا ہوا۔(۲۳)

۴۔ قینان ۷۰ برس کا تھا کہ اس سے محلل ایل پیدا ہوا۔(۲۴)

۵۔ محل ایل ۶۵ برس کا تھا کہ اس سے یارد پیدا ہوا۔(۲۵)

۶۔ یارد ۱۶۲ برس کا تھا کہ اس سے حنوک پیدا ہوا۔(۲۶)

۷۔ حنوک ۶۵ برس کا تھا کہ اس سے متوسلح پیدا ہوا۔(۲۷)

۸۔ متوسلح ۱۸۷ برس کا تھا کہ اس سے لمک پیدا ہوا۔(۲۸)

۹۔ لمک ۵۰۲ برس کا تھا کہ اس سے نوح پیدا ہوا۔(۲۹)

۱۰۔ نوح ۵۰۲ برس کا تھا کہ اس سے سم پیدا ہوا۔(۳۰)

۱۱۔ سم ۱۰۰ برس کا تھا کہ اس سے طوفان کے ۲ برس بعد ارفکسد پیدا ہوا۔(۳۱)

۱۲۔ ارفکسد ۳۵ برس کا تھا کہ اس سے عیر پیدا ہوا۔(۳۲)

۱۳۔ عیر ۳۴ برس کا تھا کہ اس سے فلج پیدا ہوا۔(۳۳)

۱۴۔ فلج ۳۰ برس کا تھا کہ اس سے رعوم پیدا ہوا۔(۳۴)

۱۵۔ رعو ۳۲ برس کا تھا کہ اس سے سروج اہوا۔(۳۵)

۱۶۔ سروج ۳۰ برس کا تھا کہ اس سے نحور پیدا ہوا۔(۳۶)

۱۷۔ نحور ۲۹ برس کا تھا کہ اس سے تارہ پیدا ہوا۔(۳۷)

۱۸۔ تارہ ۷۰ برس کا تھا کہ اس سے ابرام پیدا ہوا۔(۳۸)

مصنف رحمۃ للعالمین نے محولہ بالا اقتباس کا حوالہ دینے کے بعد مفروضہ قائم کرتے ہوئے حسب ذیل لکھا ہے۔

''اگر ہم اس حساب کو صحیح قرار دیں تو لازم آتا ہے کہ حضرت شیث نے حضرت نوح کو دیکھا ہو اور حضرت ابراہیم کی عمر حضرت نوح کی آنکھوں کے سامنے ۸۸ سال کی ہوگئی ہو اور حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی میں حضرت اسماعیل کی عمر ۲ سال کی ہو۔حساب کرو کہ حضرت نوح طوفان کے بعد ساڑھے تین سو برس تک زندہ رہے (۹/۲۸ پیدائش) اور طوفان سے ابراہیم کی پیدائش کا زمانہ/۲۶۲+۸۶:۳۴۸'' برس کا ہے اور حضرت اسماعیل اپنے باپ کی ۸۶ کی عمر میں پیدا ہوئے تھے۔(۳۹)

مصنف بحث کو سمیٹتے ہوئے دو اور کتابوں کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جب میں نے کتاب تاریخ ابوالفداء دیکھی تو اسی مقام کے پڑھنے کا اتفاق ہوا تو مجھے بہت مسرت ہوئی کیونکہ مجھے جو حساب کا شک تھا وہ دور ہو گیا دوسری کتاب امام ابو محمد علی ابن احمد بن حزم الظاہری التوفی ۴۵۶ھ کی کتاب فصل میں اسی خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔مصنف یقین سے اور وثوق کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حصہ سوم کے نام تو صحیح ہیں۔ البتہ دیگر معلومات بعض جگہ مشکوک ہیں چونکہ نسب نامہ میں صحت اسماء ہی زیادہ تر درکار ہوتی ہے۔اس لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ نسب نامہ گرامی کا یہ حصہ بھی بالکل صحیح ہے۔(۴۰)

نسب نامہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب سیرۃ النبیؐ کے حوالے سے:

درج ذیل نسب نامہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح بخاری باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے۔

حدثنا علی بن عبد الله حدثنا سفیان عن عبید الله سمع ابن عباس

''محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہشام بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ ابن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔(۴۱)

علامہ شبلی نے صحیح بخاری کے بعد امام بخاری کی تاریخ کے حوالہ سے عدنان سے حضرت ابراہیم تک درج ذیل نام بھی تحریر کیے ہیں۔

عدنان بن عد بن المقوم بن تارح بن یشجب بن یعرب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراھیم

راقم کو التاریخ الکبیر میں عدنان بن ادو کے اوپر نسب میں نام درج ذیل ملے ہیں۔

۱۔ ابن المقوم بن ناموربن تارح

۲۔ ابن یعرب: بن یشجب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراہیم بن آزر تورات میں (تارح بن ناحور) بن عوربن فلاح ابن عابر (۴۲)

ابن الاثیر کی الکامل فی التاریخ میں الفاظ درج ذیل ہیں۔

لا یختلف الناسبون فیه الی معد بن عدنان ویختلفون فیما بعد ذلک اختلافاً عظیما و یختلفون ایضاً فی الاسماء اشد من اختلافھم فی العدد(۴۳)

ترجمہ: نسب دان معد بن عدنان تک نسب نامہ میں کوئی اختلاف نہیں کرتے ہیں۔اس کے بعد بہت اختلاف ہے تعداد سے زیادہ اختلاف ناموں کا ہے۔

تاریخ طبری میں بھی نسب نامہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ویسے ہی ملے ہیں (۴۴) جیسا کہ صحیح بخاری اور تاریخ الکبیر میں ہیں۔یا ابن اثیر کی الکامل فی التاریخ میں ملے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

کہ اکثر نسب ناموں میں عدنان سے حضرت اسماعیل تک صرف آٹھ نو پشتیں بیان کی گئی ہیں لیکن یہ صحیح نہیں عدنان سے لے کر حضرت اسماعیل تک اگر صرف نو دس پشتیں ہوں تو یہ زمانہ تین سو برس سے زیادہ نہ ہوگا اور یہ امر بالکل تاریخی شہادتوں کے خلاف ہے۔(۴۵)

علامہ شبلی تاریخی شہادت کے طور پر علامہ سہیلی کی کتاب روض الانف کا درج ذیل اقتباس پیش کرتے ہیں۔

ویستحیل فی العادۃ ان یکون بینھما اربعۃ آباء سبعۃ کما ذکر ابن اسحاق وعشرۃ اور عشرون فان المدۃ اطول من ذلک کلہ. (۴۶)

ترجمہ: ''اور یہ عادۃ محال ہے کہ دونوں میں ۴ یا ۷ پشتوں کا فاصلہ ہو۔ جیسا کہ ابن اسحاق نے ذکر کیا ۱۰، ۲۰ پشتیں ہوں کیونکہ زمانہ اس سے بہت زیادہ ہے''۔

علامہ شبلی تاریخی حوالوں اور شہادتوں سے ثابت کرتے ہیں کہ عدنان سے حضرت اسماعیل تک ۴۰ پشتوں کا فاصلہ ہے اس غلطی نے بعض عیسائی مؤرخوں کو اس باب کا موقع دیا ہے کہ سرے سے اس بات کے منکر ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاندان ابراہیم سے ہیں۔ (۴۷)

علمائے عرب کی ایک جماعت نے عربی میں حضرت اسماعیل تک معد کے چالیس آبا کے نام محفوظ رکھے ہیں اور ان سب کی انہوں نے عرب کے اشعار سے سند لی ہے شبلی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے بیان کا دوسرے اہل کتاب کے اقوال سے مقابلہ کیا تو تعداد میں اتفاق معلوم ہوا۔ (۴۸)

امام سہیلی کی روض الانف میں درج ذیل الفاظ ہیں۔

کاتب امریاء کذلک ذکر ابو عمر النمری حدثت بذلک عن الغسانی عنہ، وبینہ وبین ابراھیم فی ذلک النسب نحو من اربعین جداً. (۴۹)

اس کے علاوہ علامہ شبلی نے طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ ارمیاء پیغمبر کے منشی نے عدنان کا جو نسب نامہ لکھا تھا اس شجرے میں بھی عدنان سے لے کر اسماعیل تک چالیس نام ہیں۔ (۵۰)

علامہ شبلی نے حتمی اور یقینی طور پر لکھا ہے کہ عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں۔ (۵۱)

ایک اہم بات جس کی وضاحت علامہ شبلی کرتے ہیں وہ مارگولس مستشرق کا وہ معاندانہ اور مخالفانہ رویہ ہے جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو نعوذ باللہ متبذل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

علامہ شبلی نے مارگولیتھ کے الفاظ بھی تحریر کیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

یہ بالکل ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب اور ادنیٰ خاندان سے تھے اس کے بعد صاحب موصوف نے حسب ذیل استدلال پیش کئے ہیں۔

۱۔ قرآن مجید میں ہے کہ قریش کو حیرت تھی کہ ان میں ایسا پیغمبر کیوں نہ بھیجا گیا جو شریف خاندان سے ہوتا۔ (۵۲)

۲۔ پیغمبر کے عروج کے زمانہ میں قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ایک شخص نے مولیٰ کے لفظ سے خطاب کیا تو آپ نے اس لقب سے انکار کر دیا۔

۴۔ فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج شرفائے کفار کا خاتمہ ہو گیا، قرآن شریف کے الفاظ یہ ہیں:

﴿وقالوا لو لا نُزِّل هَذَا الْقُرْآنُ عَلىٰ رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ﴾ (۵۳)

ترجمہ: ''اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں یعنی (مکے اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا''

اہل عرب دولت اور اقتدار والے کو عظیم کہتے تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت سے نہیں بلکہ جاہ و دولت سے انکار تھا۔

شبلی لکھتے ہیں:

دوسرا استدلال اگر صحیح ہو تو دشمن کی ہر بات کو صحیح ماننا چاہیے کفار نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوانہ، جادوزدہ شاعر سب کچھ کہا، ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولیٰ اور سید کے لفظ سے انکار کیا متعدد حدیثوں میں صاف تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو سید اور مولیٰ نہ کہو مولیٰ اور سید خدا ہے۔ قرآن میں ہر جگہ خدا ہی کو مولیٰ کہا ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاندانی شرافت کا ابطال کیونکر ہوتا ہے اخیر استدلال بھی حیرت انگیز ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کم نسبی کیونکر ثابت ہوتی ہے کہ شرفائے مکہ سے مراد یہاں جبارین ومتکبرین مکہ ہیں۔ (۵۴)

علامہ شبلی محولہ بالا وضاحت کے بعد لکھتے ہیں کہ مارگولیتھ (۵۵) نے یہ دلائل نولدیکی (۵۶) سے نقل کئے ہیں۔ جو مشہور جرمن مستشرق ہے۔

نوٹ:

لفظ مولیٰ قرآن میں اور حدیث میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اس لفظ کا حوالہ قرآن وحدیث سے مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات میں دیا گیا ہے۔ یہ بھی واضح ہوا کہ علامہ شبلی نے قرآن وحدیث سے استدلال کیا ہے۔ جیسا کہ شبلی مقدمہ کتاب سیرۃ النبیؐ میں اس اصول کا ذکر کر چکے ہیں۔ علامہ شبلی قرآن وحدیث سے استدلال وشہادت کے اصول پر بدستور ثابت قدم ہیں۔

خلاصہ کلام

قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور علامہ شبلی نعمانی کی پرورش خالص دینی وعلمی ماحول میں ہوئی تھی۔ دونوں ہم عصر سیرت نگاروں نے اپنے عہد کے جید علماء سے علم حاصل کیا۔ قاضی محمد سلیمان بطور منصف اور عادل کی حیثیت سے نمایاں ہوئے اور جبکہ شبلی نعمانی بطور جید عالم دین، مورخ، متکلم اور ادیب کی حیثیت میں ابھرے۔ جیسا کہ علامہ شبلی کی تحریروں سے یہ خصوصیات بالکل نمایاں ہیں۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی علمی و تصنیفی خدمات میں ان کی کتاب رحمۃ للعالمین جس کی تین جلدیں غلام اینڈ سنز لاہور سے زیور طباعت سے آراستہ ہوئی تھیں جس پر سن طباعت نہیں لکھا ہوا۔ یہ تین جلدیں جس کے صفحات ایک ہزار سے زائد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر بہترین کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔ مصنف نے رحمۃ للعالمین کے علاوہ بھی چھوٹی، بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ لیکن ان سب میں جامع اور بلند پایہ کتاب رحمۃ للعالمین ہی ہے۔

علامہ شبلی کی کتاب سیرۃ النبیؐ پر ایک بہترین کتاب ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز میں منصۂ شہود پر آئی تھی۔ اس کتاب کی پہلی دو جلدیں علامہ شبلی کی تصنیف ہے۔ باقی پانچ جلدیں سید سلیمان ندوی نے لکھی تھیں۔ علامہ شبلی کی تصنیفی خدمات میں علم الکلام پر لکھی جانے والی کتاب علامہ شبلی کی بہترین تصنیفات میں سے ہے۔ جبکہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے علم کلام پر کوئی کتاب نہیں لکھی تھی۔ علامہ شبلی نے سیرۃ النبیؐ کے مقدمہ میں کلامی بحث کو بیان کیا ہے۔

رحمۃ للعالمین اور سیرۃ النبیؐ کے منہج اور اسلوب کا مابہ الاشتراک پہلو یہ ہے کہ دونوں کتابیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر لکھی گئیں اور بلند پایہ کتب سیرت میں بلند مقام کی حامل قرار پائی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسلام کے محاسن وفضائل علامہ شبلی اور قاضی محمد سلیمان نے اس دور کی علمی و مذہبی ضرورت کے شدید احساس میں اپنے اپنے اسلوب بیان میں انتہائی خوبصورت الفاظ میں لکھا۔ امتیازات اسلام اور ہادیان عالم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محققانہ انداز اور عقیدت مندانہ اسلوب سے ثابت کی گئی ہے۔

دونوں سیرت نگاروں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی تحریروں کے حوالے سے مابہ الاشتراک پہلو یہ بھی ہے کہ علامہ شبلی نے مغربی مؤرخین اور بالخصوص مستشرقین کے ان اعتراضات کا مدلل انداز میں جواب دیا جو وہ اسلام اور بانی اسلام کے بارے میں تحریر کرتے تھے۔ جبکہ قاضی محمد سلیمان نے

عیسائی مؤرخین کے ان اعتراضات کا جواب دیا اور عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید سے حوالے پیش کر کے قرآن مجید سے استشہاد پیش کیا اور ادیان عالم کے تقابل کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیازات محققانہ اور منفرد اسلوب میں لکھے۔

البتہ علامہ شبلی کی (۳۷) یورپین تصنیفات کی فہرست مع مصنفین اور سنین طباعت سے کتاب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب رحمۃ للعالمین پر اس لحاظ سے فوقیت حاصل ہے کہ کتاب رحمۃ للعالمین کی تینوں جلدوں میں مستشرقین کی تصنیفات اور ان کی معاندانہ اور مخالفانہ تحریروں کی نشاندہی نہیں ملتی جبکہ علامہ شبلی نے مغربی تصنیفات کے حوالے سے اسلام دشمن تحریروں کو بے نقاب کر کے مدلل اور مبسوط جوابات لکھے۔ مابہ الامتیاز پہلو کے لحاظ سے علامہ شبلی کی کتاب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قاضی محمد سلیمان کی کتاب رحمۃ للعالمین پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ مصنف رحمۃ للعالمین کتاب کے مقدمہ میں اعتراف کرتے ہیں کہ میں نے صحیح روایات کے اندراج کو ملحوظ رکھا ہے جبکہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصنف نے اپنی کتاب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہوئے اصول روایت ہی کو ملحوظ نہیں رکھا بلکہ اصول روایت کے پہلو بہ پہلو اصول درایت کا بھی التزام کیا۔ اس طرح اصول تحقیق کے لحاظ سے علامہ شبلی کی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معیار کتاب رحمۃ للعالمین سے ایک درجہ بلند ہے۔

شجرۂ نسب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے محققانہ انداز میں لکھا ہے یہ بحث کتاب رحمۃ للعالمین، جلد دوم ص: ۲۱ تا ۳۱ تک دس صفحات پر مشتمل ہے۔

باب اوّل کا عنوان: ''النسب'' ہے اور فصل اوّل شجرۂ طیبہ کے نام سے مزّین ہے۔ شجرۂ مبارکہ کو تین حصوں میں پیش کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل اہم نکات نتیجہ بحث کے طور پر پیش کیے جا رہے ہیں۔

حصہ اوّل میں مصنف کتاب الاستیعاب کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں **مالم یختلف فیه احدٌ من الناس** (اس شجرے میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں) (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عدنان تک) راقم نے حوالوں کو اصل کتابوں سے تلاش کر کے عبارت کے جو الفاظ اصل کتاب میں ملے ہیں وہ حوالے کے ساتھ مکمل تحریر کیے ہیں۔ صحیح بخاری سے شجرۂ نسب نامہ محمد کو حوالے کے ساتھ لکھ دیا ہے۔

کتب حدیث و تاریخ جن سے شجرۂ نسب کو تلاش کیا گیا تھا ان کے نام یہ ہیں درج ذیل کتب میں شجرۂ نسب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عدنان تک کے ناموں میں کوئی اختلاف نہیں ملا:

دونوں سیرت نگاروں کا مابہ الاشتراک پہلو یہ بھی ہے کہ حسب ذیل کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

۱۔ ابن عبدالبرّ کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔

۲۔ ابن سعد الطبقات الکبریٰ۔

۳۔ ابن اثیر، تاریخ الکامل

۴۔ امام سہیلی۔ روض الانف

۵۔ البغدادی۔ ابی الفوز محمد امین، سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب

۶۔ ابن ہشام: سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم' سیرت ابن ہشام۔

۷۔ ابن جریر طبری: تاریخ الامم والملوک

۸۔ امام بخاری: التاریخ الکبیر

مصنف رحمۃ للعالمین نے جن کُتب کے نام سلسلہ نسب کے لیے اس حصہ اوّل میں تحریر کیے تھے۔ راقم نے ان کے علاوہ کتابوں سے بھی شجرۂ نسب کو تلاش کر کے حوالے دیئے ہیں۔

نسب نامہ حصہ دوم میں مصنف نے معد بن عدنان سے اوپر محدثین کی آراء اور دلائل کا ذکر کیا ہے اور اس مؤقف کو اپنایا ہے کہ محدثین اس حصہ کا اندراج اس تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں نہیں کرتے کیونکہ ان اصول کے مطابق جو صحیح روایات کے متعلق انہوں نے اختیار فرمائے اس حصہ کا روایت کرنا دشوار ہے۔

حصہ دوم میں مصنف نے بنی اسرائیل کے مرّوج طریق کے حوالے سے شہادت پیش کرتے ہیں کہ محدثین سلسلہ کے خاص خاص مشاہیر کے آٹھ نو نام اس طرح بیان کرتے ہیں کہ نسب گرامی حضرت اسماعیل علیہ السلام تک منتہی ہو جاتا ہے۔ مصنف انجیل متی کے حوالے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب نامہ کا ذکر کرتے ہیں۔

یسوع مسیح ابن داؤد بن البراع م کا نسب نامہ یہ ظاہر ہے کہ انجیل متی نے مسیح اور داؤد کے درمیان ۲۶ پشتیں اور داؤد وابراہیم میں ۱۲ پشتیں دانستہ اختیار کے لیے چھوڑ دی ہیں۔

راقم نے چند بنیادی مآخذ کے اقتباسات کے حوالے سے بھی معد بن عدنان سے اوپر نسب نامہ کے بارے میں توضیح کے طور پر لکھا ہے۔

حصہ سوم میں مصنف نے (Old Testament) پرانا عہد نامہ (پیدائش) کے حوالوں سے چند انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا ہے اور حساب لگا کر بتایا ہے کہ حضرت شیث نے حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضرت ابراہیم کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی آنکھوں کے سامنے ۸۸ سال کی ہوگئی ہو اور حضرت نوح کی زندگی میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر دو سال کی ہو۔ حساب کرو کہ حضرت نوح طوفان کے بعد ساڑھے

تین سو برس تک زندہ رہے (۲۸/۹ پیدائش) اور طوفان سے ابراہیم کی پیدائش کا زمانہ ۲۶۲+۸۶: ۳۴۸ برس کا ہے اور حضرت اسماعیل اپنے باپ کی ۸۶ سال کی عمر میں پیدا ہوئے تھے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری مفروضہ قائم کرتے ہوئے چند انبیاء علیہم السلام کی عمروں کے حوالے سے بھی لکھتے ہیں اور اسی بحث میں لکھتے ہیں کہ جب میں نے تاریخ الفداء دیکھی تو اسی مقام کے پڑھنے کا اتفاق ہوا تو مجھے بہت مسّرت ہوئی کیونکہ مجھے جو حساب کا شک تھا وہ دور ہو گیا۔

ایک اور کتاب سے شہادت پیش کرتے ہوئے مصنف کتاب رحمۃ للعالمین لکھتے ہیں کہ دوسری کتاب امام ابو محمد علی ابن احمد بن حزم الظاہری متوفی ۴۵۶ھ کی کتاب فصل میں بھی اسی خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔

اس طرح مصنف اپنے مفروضہ کے بعد دونوں مذکورہ کتابوں سے حوالہ دے کر حصّہ سوم کے بارے میں وثوق سے کہتے ہیں کہ حصّہ سوم کے نام تو صحیح ہیں البتہ دیگر معلومات بعض جگہ مشکوک ہیں۔ نسب نامہ میں صحت اسماء ہی زیادہ تر درکار ہوتی ہے نسب نامہ گرامی (محمد رسول اللہؐ) کے اس حصّے کے بارے میں بھی بالکل صحیح ہونے کا اعتراف بھی مصنف کرتے ہیں۔

دونوں مذکورہ کتابوں میں بنیادی مآخذ کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

اصول روایت اور اصول درایت کا التزام بھی کیا گیا ہے جو کہ اصول تحقیق کی بنیاد ہیں۔

محققانہ انداز اور علمی اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔

غیر مسلموں نے رسول کریمؐ کی ذات اقدس اور آپ کے خاندان کے بارے میں جو الزامات اور اتہامات لگائے تھے علامہ شبلی نے متشرقین کی ایسی تحریروں کی نشان دہی بھی کی ہے اور مدلل جوابات قران و حدیث کی روشنی میں دیئے ہیں، کتاب مقدس اور یورپین تصنیفات کے حوالوں سے بھی جوابات دیئے ہیں۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے کتاب مقدس سے بھی استدلال کیا ہے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ مصنف کتاب رحمۃ للعالمین نے قران حدیث اور سیرت کی کتابوں کے حوالے نہیں دیئے دونوں کتابوں کے نسب نامہ کی تحریر میں کتاب سیرۃ النبی کی نسبت رحمۃ للعالمین میں زیادہ کتابوں کے حوالے ملتے ہیں۔ جو کہ مستند بھی ہیں مثلاً تاریخ ابوالفداء، امام ابو محمد علی ابن احمد بن حزم الظاہری متوفی (۴۵۶ھ) کی کتاب فصل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علامہ شبلی نے اپنی کتاب سیرۃ النبی میں سیرت نگاری کے جن بنیادی اصول کا تذکرہ کیا ہے۔ ان

اصول کی روشنی میں انہوں نے بلند پایہ کتاب سیرۃ النبیؐ لکھی تھی۔اگر چہ علامہ شبلی نے اور بھی یادگار تصنیفات چھوڑی تھیں۔مثلاً الفاروق، المامون۔موازنہ انیس و دبیر۔الغزالی وغیرہ لیکن ان کی کتاب سیرۃ النبی کو ہی شہرت دوام حاصل ہوئی۔

علامہ شبلی کی سیرت النبیؐ کی تحریریں اُردو ادب کا شاہکار ہیں۔فصاحت و بلاغت واقعہ نگاری، زبان کی سلاست اور منفرد اسلوب بیان میں علامہ شبلی کا پایہ بلند و بے مثال ہے اور جدت کا پہلو خاص اسلوب تحریر ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین اُردو ادب کے لحاظ سے وہ درجہ تو نہیں رکھتی جو علامہ شبلی کی سیرۃ النبی کو حاصل ہوا۔البتہ کتاب رحمۃ للعالمین اُمھات کتب سیرت کی نمائندہ اور ترجمان ہے اور خصائص النبیؐ کے اہم دلچسپ اور دلکش عنوان سے ایک جلد 418 صفحات پر مشتمل ہے۔اسلوب بیان سادہ و سلیس اور عام فہم ہے۔قران وحدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔

کتاب رحمۃ للعالمین کا مابہ الامتیاز پہلو

کتاب رحمۃ للعالمین کی تیسری جلد حسب ذیل تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اوّل

خصائص النبیؐ سے متعلق ہے۔اس باب میں نبی کریم علیہ السلام کی ۲۶ خصوصیات قران مجید کی آیات سے اخذ و استفادہ ہیں۔اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور خصوصیات کا بیان ہے۔

باب دوم

یہ باب خصائص القران کے نام سے ہے۔

قران کے فضائل، فصاحت و بلاغت قران، تاثیر قران خصوصیات قران، قران مجید کی پیشین گوئیاں۔اہل ایمان کے متعلق پیشگوئیاں،

غزوات نبوی کے متعلق تین پیشگوئیاں۔یہودیوں کے متعلق ۹ پیشگوئیاں۔عیسائیوں کے متعلق ۳ پیشگوئیاں سلطنت روما و ایران کے متعلق دو پیشگوئیاں اور قران مجید میں اخبار ماضیہ کے عنوات کے تحت لکھا گیا ہے۔

باب سوم

خصائص الاسلام

یہ باب خصائص الاسلام کے نام سے لکھا گیا ہے۔اس میں اسلام کے محاسن اور خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے۔اور اسلام کی بنیادی اور اساسی تعلیمات کا تذکرہ ہے۔ مثلاً اسلام ہی دین التوحید ہے اسلام ہی روحانیت کا مذہب ہے اسلام ہی اخلاق حسنہ کا معلم ہے۔اسلام ہی دین العمل ہے۔اسلام ہی بانی اخوت ہے۔اسلام ہی نے انسان کی انسانیت کے درجہ کو بلند کیا۔اسلام ہی دین المحبت ہے۔اسلام ہی مساوات کا بانی ہے۔اسلام ہی دین تمدن ہے۔اسلام ہی دین البر ہے۔اسلام ہی دین التقویٰ ہے اور اسلام ہی دین الحسن والجمال ہے۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے لکھی گئی امتیازات میں سے ہے جس میں مصنف کتاب رحمۃ للعالمین نے معجزات نبوت کو واضح طور پر بیان کیا ہے علامہ شبلی نے معجزات نبوی کے بارے میں نہیں لکھا ہے۔

مابہ الاشتراک پہلو

دونوں زیر مطالعہ کتابوں کے نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ سلم کی بحث کے تقابلی مطالعہ سے یہ حقیقت صحیح روایات کی روشنی میں ثابت ہوتی ہے کہ نسب دان معد بن عدنان تک کوئی اختلاف نہیں کرتے۔

نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیقی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔کہ کتاب رحمۃ للعالمین کے مصنف اور کتاب سیرۃ النبیؐ کے مصنف نے بنیادی مصادر کے حوالے دیئے ہیں۔اور کوئی ایک بھی ثانوی مصدر استعمال نہیں کیا گیا۔

دونوں کتابوں میں تحقیقی معیار کے عین مطابق لکھا گیا۔اور جو حوالے دیئے گئے ہیں۔وہ درست پائے گئے ہیں۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور علامہ شبلی ہم عصر ہیں۔کتاب رحمۃ للعالمین اور کتاب سیرۃ النبیؐ ایک ہی عہد میں تصنیفی مراحل سے گذری تھیں۔

دونوں کتابوں میں غیر مسلموں کے اُن اعتراضات واتہامات کے جوابات مدلل انداز میں دیئے گئے ہیں۔جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور اسلام کے بارے میں دشمن اسلام تحریر کرتے تھے۔

کتاب رحمۃ للعالمین میں عیسائیوں اور یہودیوں کے اُن اعتراضات کے مدلل جوابات قران و

حدیث اور کتاب مقدس سے اقتباسات پیش کر کے دیئے گئے ہیں جو وہ اسلام اور بانی اسلام پر کرتے تھے۔

کتاب سیرۃ النبیؐ میں مستشرقین کے اُن اعتراضات کے جوابات محققانہ انداز اور منفرد اسلوب سے فراہم کئے گئے جو مستشرقین رسول کریم علیہ السلام اور اسلام پر کرتے تھے۔جیسا کہ علامہ شبلیؒ نے نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بحث میں غیر مسلموں اور مستشرقین کو علمی انداز میں اور علمی و مذہبی ضرورت کے شدید احساس میں اپنے خاص اسلوب میں تحریر کیا ہے۔علامہ شبلیؒ کی کتاب سیرۃ النبیؐ کے امتیازات میں سے یہ بھی ہے کہ علامہ شبلیؒ نے غیر مسلموں بالخصوص مستشرقین، غیر مسلموں اور دشمن اسلام کے اُن اعتراضات والزامات کے جوابات مدلّل ومبسوط اور منفرد اسلوب میں دیئے تھے۔

مصادر و مراجع

۱۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ، باب مبعث النبیؐ حدیث نمبر ۳۶۳۷، ص:۳/ ۱۳۹۸، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت (۱۹۸۷م۔۱۴۰۷ھ)

۲۔ منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، رحمۃ للعالمین ص:۲/۲۱

۳۔ منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، رحمۃ للعالمین ص:۲/۲۴

۴۔ منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، رحمۃ للعالمین ص:۲/۲۴

۵۔ البخاری: التاریخ الکبیر ص:۱/ ۵، دائرہ المعارف العثمانی آلاصفیہ حیدر آباد، (۱۳۶۱ھ)

۶۔ منصور پوری: قاضی محمد سلیمان رحمۃ للعالمین، ص:۲/۲۱۔ غلام علی اینڈ سنز لاہور، سن اشاعت ت۔ن،

۷۔ البخاری: الجامع الصحیح کتاب الفضائل، باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر:۳۶۳۷، ص:۳/ ۱۳۹۸، دمشق بیروت، ۱۴۰۷ھ۔۱۹۸۷م،

۸۔ منصور پوری، قاضی محمد سلیمان رحمۃ للعالمین، ص:۲/۲۱۔

۹۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب تحقیق علی محمد البجاوی، ص:۱/ ۲۵: ناشر مطبعۃ نھضہ، مصر، ت۔ن۔

۱۰۔ البخاری: التاریخ الکبیر، ص:۱/ ۵، دائرہ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد، الدکن، ۱۳۶۱ھ۔

۱۱۔ ابن الاثیر، الکامل فی التاریخ، ص:۲/۳۳۔ دار صادر بیروت، ۱۳۹۹، ۱۹۷۹م۔

۱۲۔ طبری: تاریخ الامم والملوک، ص:۲/۱۷۱۔ دار القلم بیروت۔

۱۳۔ منصور پوری: قاضی محمد سلیمان، رحمۃ اللعالمین، ص:۲/۲۲۔

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ کتاب مقدس، متی، باب:۱، آیت:۱ تا ۱۶، ص:۵، بائبل سوسائٹی۔ لاہور۔

۱۷۔ ابن الاثیر۔ "محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی" الکامل فی التاریخ، ص:۲/۳۳۔ دار صادر بیروت، ۱۳۹۹، ۱۹۷۹م،۔

۱۸. السھیلی: الروض الانف، فی شرح السیرۃ النبویۃ، ص:۱/۱۱. تحقیق، عبد الرحمن الوکیل، دار النضر للطباعہ الدرب الاحمر بالقاھرہ. ۱۳۸۷ھ. ۱۹۶۷م.

۱۹۔ ایضاً

۲۰. البلاذری: الانساب الاشراف.ص: ۱/۱۷، دار الفکر، للطباعه والنشروالتوزیع. بیروت، لبنان. (۱۴۱۷ھ ۱۹۹۴م) .

۲۱۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۵،آیت:۳۔

۲۲۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۵،آیت:۶،شیث کے بارے میں مذکور ہے کہ شیث ۱۰۵ برس کا تھا کہ اس سے انوس پیدا ہوا۔

۲۳۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۵،آیت:۹۔

۲۴۔ ایضاً ، پیدائش، باب:۵،آیت:۱۲۔

۲۵۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵،آیت:۱۵۔

۲۶۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵،آیت:۱۸۔

۲۷۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵،آیت:۲۱۔

۲۸۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵،آیت:۲۵۔کتاب رحمۃ اللعالمین میں آیت کا نمبر ۲۱ رقم ہے۔

۲۹۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵،آیت:۲۸۔لمک کی عمر ۱۸۲ سال پیدائش میں موجود ہے۔

۳۰۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵،آیت:۳۲

(نوٹ: اس حوالہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ نوح ۵۰۰ برس کا تھا کہ اس سے سم پیدا ہوا)

۳۱۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۱۱،آیت:۱۰۔

۳۲۔ ایضاً // ،باب:۱۱،آیت:۱۲۔

۳۳۔ ایضاً // ،باب:۱۱،آیت:۱۶۔

۳۴۔ ایضاً // ،باب:۱۱،آیت:۱۸۔

۳۵۔ ایضاً // ،باب:۱۱،آیت:۲۰۔

۳۶۔ ایضاً // ،باب:۱۱،آیت:۲۲۔

۳۷۔ ایضاً // ،باب:۱۱،آیت:۲۴۔

۳۸۔ کتاب مقدس // ،باب:۱۱،آیت:۲۴۔

۳۹۔ منصور پوری: قاضی محمد سلیمان، "رحمۃ للعالمین"،ص:۲/۲۴۔

۴۰۔ منصور پوری: قاضی محمد سلیمان، "رحمۃ للعالمین"،ص:۲/۲۴۔

۴۱۔ البخاری: الجامع الصحیح ،کتاب فضائل الصحابہ، باب مبعث النبیؐ حدیث نمبر ۳۶۳۷،ص:۳/ ۱۳۹۸، دار ابن کثیر، دمشق۔بیروت، (۱۹۸۷م۔۱۴۰۷ھ)

۴۲۔ البخاریؒ: التاریخ الکبیر (عربی)،ص:۱/ ۵، دائرۃ المعارف العثمانی آلاصفیہ حیدرآباد، (۱۳۶۱ھ)

۴۳۔ ابن الاثیر: الکامل فی التاریخ،ص:۲/۳۳، دار صادر، بیروت، (۱۳۹۹ھ۔۱۹۷۹م)۔

۴۴۔ طبری: تاریخ الامم والملوک،ص:۱/۱۹۱، دار القلم، بیروت۔

۴۵۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ،ص:۱۰۴

۴۶۔ ایضاً

۴۷۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ،ص:۱۰۵

۴۸۔ ایضاً

۴۹۔ السہیلی: الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویۃ لابن ہشام،ص:۱/۱۱۱۔

۵۰۔ شبلی نعمانی: سیرۃ النبیؐ، ص:۱/۱۰۵

۵۱۔ ایضاً

۵۲۔ ایضاً

۵۳۔ الزخرف:۳۱۔

۵۴۔ شبلی نعمانی: سیرۃ النبیؐ،ص:۱/۱۰۵۔

۵۵۔ مارگولیتھ: مستشرق جس کا تعلق انگلینڈ سے تھا۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ایک کتاب، ۱۹۰۵ء میں لکھی تھی علامہ شبلی نے سیرۃ النبیؐ،ص:۱/ ۱۶۸، پر اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۔ نولد یکی: جرمن مستشرق جس نے مضامین قرآن و اسلام کے نام سے ایک کتاب ۱۸۶۹ء میں تصنیف کی تھی۔ علامہ شبلی نے سیرۃ،ص:۱/ ۶۸ پر اس کا ذکر کیا ہے۔